اسٹڈی سرکل کیسے کریں؟
15 فروری 2023

پس منظر

- منصوبہ بندی کمیٹی نے متفقہ طور پر تربیتی پروگرام کے ایجنڈے میں ترمیم تجویز کرتے ہوئے اس میں لازما اسٹڈی سرکل کروانے کی تجویز پیش کی۔
- بعدازاں عاملہ اور نشست کی منظوری کے بعد یہ تجویز منصوبہ عمل 2023-24 کا حصہ بن گئی۔
- حلقہ جات کے اسٹڈی سرکلز کو کامیاب بنانے کے لئے علاقہ جات کے تحت بھی انہی عنوانات پر اسٹڈی سرکل ہوں گے۔
- علاقے کے اسٹڈی سرکل کے تجربات سے توقع ہے کہ حلقے کے اسٹڈی سرکلز کو فائدہ پہنچے گا۔

- چیلنج: اسٹڈی سرکل کا کامیابی سے انعقاد اور مطلوبہ نتائج کا حصول
- سوال: مطلوبہ نتائج کیا ہیں؟
- سوال: اسٹڈی سرکل کیا ہوتا ہے؟

اسٹڈی سرکل کیا ہوتا ہے؟ وکی پیڈیا کی دی گئی تعریف

Search Wikipedia

Create account

Study circle

6 languages

Article Talk Read Edit View history

Contents [hide]

From Wikipedia, the free encyclopedia

A **study circle** is a small group of people who meet multiple times to discuss an issue. Study circles may be formed to discuss anything from politics to religion to hobbies. They are differentiated from clubs by their focus on exploring an issue or topic rather than on activities or socializing. When they emerged in the early twentieth century they were based on a democratic approach to self-education and were often linked to social movements concerned with temperance or working class emancipation.[1]

Basics [edit]

Study circles are typically created by persons who discover a common interest; other study circles may be created to analyze and find solutions to social, political, or community problems.

اسٹڈی سرکل کی وکی پیڈیا میں دی گئی تاریخ HISTORY

History and evolution [edit]

In the early 19th century, Danish Lutheran pastor N. F. S. Grundtvig envisioned folk high schools that rapidly spread through Scandinavia and Central Europe.[4] Forms of informal education such as folk high schools and popular lectures (such as Chautauqua) helped inspire the development of study circles in Sweden in the late 19th and early 20th centuries as a part of the activities in popular movements, such as the temperance and the workers' movements.[4][5] Oscar Olsson was a prominent Swedish proponent of study circles.[5] Since these movements' participants were working class or small farmers the study circles were important in relation to these classes' growing political power in the early 20th century.[4] The issues that were studied were already from the early period broad—they could be as well political and social issues as literature or even school topics.[1]

In Sweden today study circles are a mass phenomenon and have broad national support.[1]:8 Around 300,000 study circles have been reported each year since the 1970s.[1]:18 National educational associations receive annual subsidies from the national government and work with folk high schools (folkhögskolor), university short courses, correspondence study and distance learning, allowing citizens to understand and participate more fully in their communities and nation.[1]:25–34 The Swedish study circle model was successfully transplanted into American culture, most notably in the National Issues Forums (sponsored by the Domestic Policy Association in Dayton, Ohio) and the Bricklayers and Allied Craftsmen's Study Circle Program which began in 1986.[6]

Narodnaya Volya ("People's Will"), a Russian revolutionary populist organisation, made extensive use of study circles in the 1870s.[7] The concept was taken up by the Georgian Social Democrat group Mesame Dasi ("Third Group") in the 1890s.[8] A youthful Joseph Stalin was involved in leading some of these.[9]

Study circles have been employed as a change process and development activity within corporations.[10] Some of the same ideas and concepts of community study circles can be applied to internal issues such as diversity and race relations.[11]

Study circles have been used extensively in Australia for some years to engage citizens in issues as diverse as reconciliation between Indigenous and non-Indigenous Australians,[12][13] and tackling environmental disasters like blue-green algae in the nation's river systems.[14] Around 2010, the Australian Study Circles Network was developed as a central resource for study circle practitioners in Australia.[15]

چند اسٹڈی سرکلز کی تصاویر اور اشتہارات
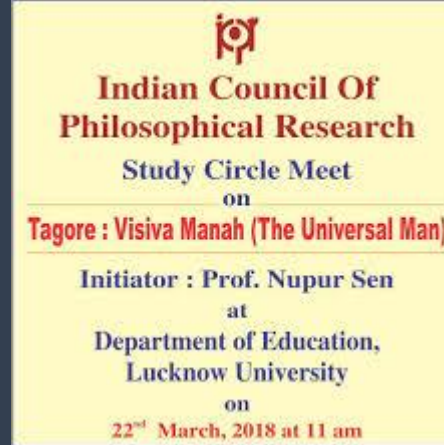
اسٹڈی سرکل اور ہماری تحریک

اسٹڈی سرکل اور ہماری تحریک کا تربیتی نظام

- دروس، لیکچرز۔one way traffic, monologue۔سامع کا کوئی رول نہیں
- کتب کا مطالعہ : مصنف کا monologue۔ قاری کی کوئی شرکت نہیں۔
- اسپیکرز فورم : مربوط گفتگو تاہم فکری طور پر تنقید کا سامنا نہیں۔

- اسٹڈی سرکل : تبادلہ خیال Dialogue ممکن جس کے ذریعے :
  - ❑ دل و دماغ کو دین کی فکر کے لئے تیار کرنا
  - ❑ ان کے اندر تنقید کرنے اور سننے کا سلیقہ پیدا کرنا
  - ❑ تحقیق کی راہ سجھا کر علم میں رسوخ کی طلب پیدا کرنا۔

اسٹڈی سرکل ۔اپنی علمی وابلاغی پوزیشن جانچنے کا فورم

- مثنوی مولوی معنوی کی ایک حکایت
- مسلمان کا ایک گروہ۔ کافروں کے علاقے میں۔
- ایک جذباتی موذن ۔میں اس علاقے میں اذان دوں گا۔اذان دینے والی کی آواز انتہائی بھونڈی

عشق او ز آورد ایمان بفسرد ❊❊ چون به ایمان شما او بنگرد

When he looks upon your Faith, his love is chilled (and shrinks) from professing it."

حکایت آن مذن زشت آواز کی در کافرستان بانگ نماز داد و مرد کافری او را هدیه داد

Story of the harsh-voiced muezzin who called (the Moslems) to prayer in the land of the infidels and to whom a certain infidel offered presents.

نیم حکیم خطرہ جان، نیم ملا خطرہ ایمان

هیچ چاره می‌ندانستم در آن ** تا فرو خواند این مذن آن اذان

I knew no remedy for it until this muezzin chanted the adhán (call to prayer).

گفت دختر چیست این مکروه بانگ ** که بگوشم آمد این دو چار دانگ

(Then) my daughter said, ‘What is this detestable noise? It grates on my ear.

3380 من همه عمر این چنین آواز زشت ** هیچ نشنیدم درین دیر و کنشت

Never in all my life have I heard such a harsh voice in this Christian convent and church.’

خوهرش گفتا که این بانگ اذان ** هست اعلام و شعار ممنان

Her sister said to her, ‘This chant, namely the adhán, gives (the Moslems) notice (of prayer-time)

نیم حکیم خطرہ جان، نیم ملا خطرہ ایمان

باورش نامد بپرسید از دگر ** آن دگر هم گفت آری ای پدر

She would not believe it, and asked some one else: that person too said, ‘Yes, (it is true), O father.’

چون یقین گشتش رخ او زرد شد ** از مسلمانی دل او سرد شد

When she became sure (of this), her face turned pale and her heart grew cold (averse) to Islam.

باز رستم من ز تشویش و عذاب ** دوش خوش خفتم در آن بی‌خوف خواب

I was delivered from anxiety and torment: last night I slept sound in a peaceful sleep.

3385 راحتم این بود از آواز او ** هدیه آوردم به شکر آن مرد کو

This was the pleasure (that came) to me from his voice: in gratitude I bring (these) gifts: where is the man?”

ابلاغی قوت اور دو اصطلاحات

- Dialectic (منطقی استدلال، جدلیاتی)
- Rhetoric (بلاغت، خطابت)

Rhetoric:
the ability, in each case, to see all of the available means of persuasion Aristotle

خطابت میں قائل کرنے کے تین طریقے

The Three Rhetorical Appeals

Pathos (Passion)

Definition: The use of emotional appeal.

Examples: Heart-warming stories, personal experiences, humorous jokes, pitiful photographs, etc.

Logos (Logic)

Definition: The use of logical argument.

Examples: Statistics, facts, reasonable arguments, logical organization of information, etc.

Ethos (Ethics)

Definition: The use of credibility and trust.

Examples: Quotes from professionals, customer reviews, celebrity endorsements, personal qualifications, etc.

- Persuasion۔ قائل کرنا
- سوال: اسٹڈی سرکل کے ذریعے اس مواد کی تیاری کس طرح جو جذبات، عقل اور شہادت کی ضروریات کو پورا کر سکے؟

عقلی استدلال کا ایک خطرہ

- تکبر
- مثال: سب کہانیاں ہیں۔
- حضرت عمر بن عبدالعزیز کے انتقال کی کہانی: بھیڑیے نے حملہ کر دیا بھیڑ پر
- انتہائی احتیاط سے کام لینے کی ضرورت

اسٹڈی سرکل اور ہماری تحریک (پروفیسر خورشید احمد صاحب کے مسلم سجاد مرحوم کے حوالے سے مضمون سے اقتباس)

- اسٹڈی سرکل اور ٹیلنٹ ہنٹ۔ قیادت سازی

تھا۔ پھر اسکولوں کے طلبہ کے لیے جمعیت کا ' حلقہ مدارس ' منظم ہوا اور اس کی قیادت اور مرکزی شخصیت ہمارے بڑے عزیز ساتھی عبداللہ جعفر صدیقی تھے، جن کی حکمت اور محبت سے بھرپور قیادت میں کراچی جمعیت کے حلقہ مدارس نے غیر معمولی ترقی کی، اور واقعہ یہ ہے کہ جمعیت کے دامن میں بہت سے ہیرے جمع کرنے کا وسیلہ بنا۔

۱۹۵۱ - ۵۲ء میں اس حلقے کے ذہین ترین طلبہ کے اسٹڈی سرکل کی ذمہ داری مجھ پر عائد ہوئی۔ مسلم سجاد، ظفر آفاق انصاری، انیس احمد، محبوب علی، محمود علی، تنظیم واسطی، سیّد محمود، یہ سب اسی سرکل کے گل ہائے سر سبد تھے۔ میں نے تین مراحل پر مبنی اسٹڈی سرکل کئی سال چلایا، اور یہی وہ دور تھا جس میں مسلم مجھ سے بے حد قریب ہوگئے۔ ان کا سب سے پہلا ادبی کارنامہ میرے ساتھ جمعیت کے دفتر پر ایک وال پیپر کی شکل میں ایک رسالے کا اجرا تھا، جسے ہم ہر ہفتے تبدیل کرتے تھے اور

محترم مدیرماہنامہ زندگی نو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ستمبر ۲۰۱۰ء کا زندگی نو پڑھا۔ ماشاء اللہ زندگی نو خوب سے خوب تر کی طرف جارہا ہے۔ خصوصاً کالم 'آپ کی رائے' میں بصیرت افروز مراسلات شائع کرکے آپ نے جماعت کے اصحاب کو اپنی تازہ فکر قارئین تک پہنچانے کا ایک مفید موقع فراہم کیا ہے۔ تعمیری تنقید اور احتساب تنظیموں کو مضبوط کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

محترم شکیل احمد انور صاحب لطیفی صاحب مرحوم کی زیرنگرانی چلنے والے اسٹڈی سرکل کے ایک فعال رکن رہے ہیں۔ میں ان اصحاب کا نام لینا چاہوں گا جو اس اسٹڈی سرکل کے رکن ہوا کرتے تھے۔ ۱- جناب وحیدالدین خاں (موجودہ امیر مقامی چارمینار) سید یوسف صاحب مرحوم سکریٹری جماعت اور رکن مرکزی مجلس شوریٰ، ناچیز ڈاکٹر عبدالحمید مخدومی (سابق امیر مقامی) ابولکرم عرفان صاحب، یوسف احمد نیم صاحب، خورشید الحسن رضوی صاحب، محمد اعظم صاحب (سابق ناظم مکتبہ اسلامی) ظفرالدین سعید صاحب (حال مقیم امریکہ) مرحوم امیر حلقہ اپنی خاص نگرانی میں دو تین سال تک یہ اسٹڈی سرکل چلاتے رہے۔ کریم نگر سے وہ شہر حیدرآباد آتے تو سب سے پہلے ارکان اسٹڈی سرکل سے ملتے اور مختلف حالات پر تبادلۂ خیال فرماتے۔ فاضل مکتوب نگار نے میرے مراسلے کو دستور جماعت اسلامی ہند کے مغائر قرار دیا

اسٹڈی سرکل کا انعقاد۔ کچھ طریقوں کا جائزہ۔

- ایک اپروچ
- اسٹڈی سرکل کے حوالے سے پہلا سوال: کون سی کتاب پڑھنی ہے؟
- لوگ اجتماع میں آئے اور کتاب خوانی شروع ہو گئی۔
- کبھی کبھی کسی صاحب نے درمیان میں لقمہ دے دیا۔
- تکنیکی طور پر اس کو بھی اسٹڈی سرکل کہا جاسکتا ہے؟
- اس طریقے کی اچھائی اور خامی کیا ہے؟

اسٹڈی سرکل کا انعقاد۔ کچھ طریقوں کا جائزہ۔

- دوسری اپروچ
- اسٹڈی سرکل کے حوالے سے پہلا سوال: کون سے عنوانات ہیں؟ کون سی کتاب ہے؟
- فلاں عنوان کتاب کے کس صفحے سے کس صفحے تک ہے؟ یہ فلاں کارکن پڑھیں گے۔
- صفحات کی تقسیم
- لوگ اجتماع میں آئے اور متعلقہ کارکنان سے ان کے موضوعات کے حوالے سے گفتگو کی درخواست۔
- کبھی کبھی کسی صاحب نے درمیان میں لقمہ دے دیا۔
- اس طریقے کی اچھائی اور خامی کیا ہے؟

اسٹڈی سرکل کا انعقاد۔ کچھ طریقوں کا جائزہ۔

- تیسری اپروچ
- تمام کارکنان سے موضوع اور متعلقہ کتاب شیئر اور ہر کارکن سے اس بات کی توقع کہ وہ کچھ نہ کچھ توپڑھ کر آئے گا۔
- ڈسکشن میں تمام شرکاء کی طرف سے اپنے مطالعہ کی شیئرنگ
- اس طریقے کی اچھائی اور خامی کیا ہے؟

- کیا کوئی چوتھی اپروچ شرکاء نشست بتلا سکتے ہیں؟

اسٹڈی سرکل اور ہماری تحریک (لمحات سے اقتباس)

- اسٹڈی سرکل کا ایک ہدف: گونگوں کو بولنے کی صلاحیت

تقریباً ڈیڑھ دو سال بعد کے عرصے میں، ناظم اعلیٰ بننے تک یہ نہیں بتا سکتا کہ کون سی بات پہلے ہوئی، کون سی بعد میں۔ البتہ یہ بات ذہن میں محفوظ ہے کہ اسی عرصے کے دوران جمعیت نے میری صلاحیتوں کو ابھارنا شروع کیا۔ اگرچہ ابھی باقاعدہ تقریر شروع نہیں کی تھی، لیکن تھوڑا تھوڑا بولنے لگا تھا۔ میری پہلی تقریر وہ تھی، جو اردو کالج میں اساتذہ کے درمیان ہوئی تھی۔ ہم نے طے کیا تھا کہ اساتذہ کے سامنے جمعیت کی دعوت پیش کی جائے۔ پروفیسر جلیل صاحب نے اس کی ہمت افزائی اور تعریف کرتے ہوئے کہا کہ "سبحان اللہ، گونگے بولنے لگے ہیں" ان کا جملہ اب بھی یاد ہے۔

اس دوران اسٹڈی سرکل کا باقاعدہ نصاب بنایا۔ اس میں ہم نے قرآن کا مطالعہ بھی شامل کیا۔ یہیں سے میرے باقاعدہ قرآن کے مطالعے کی ابتداء ہوئی۔ پہلے نصاب کے مطابق مجھے سورہ آل عمران کے آخری رکوع کا مطالعہ پیش کرنا تھا۔ یہ مطالعہ پیش کرنے کے لیے ذہن میں بڑا زبردست دباؤ تھا۔ اس کے لیے سب سے پہلے میں نے رکوع حفظ کیا۔ پھر غور فکر اور تیاری کے لیے مولانا امین احسن صاحب کی "حقیقت دین"، مولانا مودودی کی کتاب "قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں" اور مولانا ابو الکلام آزاد کی تفسیر "سورہ فاتحہ" پڑھ ڈالی، حالانکہ اس کی ضرورت نہ تھی۔

ہم نے اتفاق رائے سے یہ طریقہ اختیار کیا تھا، کہ ایک فرد پوری تیاری کے ساتھ مطالعہ پیش کرتا اور اس کے بعد باقی لوگ گفتگو کرتے جو اپنی جگہ مطالعہ کر کے آئے ہوتے تھے۔ اس تیاری اور بحث و مباحثہ سے ہمارے علم میں وسعت آتی رہی۔ ایک دوسرے کی علمی ترقی میں ہم سب بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ ان نشستوں میں پروفیسر جلیل الدین احمد صاحب باقاعدہ شریک ہوتے تھے۔ جدید علوم کے موضوعات پر پروگرام خورشید بھائی کیا کرتے تھے۔ اس زمانے میں مغربی فکر میں بغاوت کے حوالے سے خاص طور پر پروفیسر جوڈ ہمارے ہیرو تھے۔ ان کے بہت

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو
(المائدہ۔آیت نمبر ۸)

پہلا موضوع

ذیلی نکات

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (8)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو (المائدہ۔آیت نمبر ۸)

- آیت میں آنے والی مختلف اصطلاحیں (قوامین، شھداء، القسط)
- قرآنی آیت کی تشریح
- اللہ تعالیٰ کی خاطر راستی پر قائم رہنے سے کیا مراد ہے؟
- انصاف کی اہمیت
- انصاف اور انسانی کمزوریاں (ذاتی مفادات، قومی تعصب، دشمنی میں اندھا پن، دیگر)
- انصاف کی شہادت اور حق کی شہادت میں تعلق
- سیرت، اسلامی تاریخ سے واقعات

- برائے مطالعہ : تفہیم القرآن کے متعلقہ حاشیے

اس موضوع پر اسٹڈی سرکل کرتے ہوئے رہنما نکات اور کچھ مواد۔ ا

- یہ موضوع کیوں؟ یہ موضوع اس سال کی تھیم کیوں؟
  - ہماری قومی صورتحال خصوصا سوشل میڈیا پر: مخالف پر غلیظ الزامات کی بارش اور اس کے مچھر کو بھی چھاننا، جب کہ اپنے محبوب لیڈر کی غلط بات کا بے جا دفاع کرنا اور اس کے ہاتھی کو بھی پھانک جانا۔
  - ضرورت۔ حق کو حق کہنا، باطل کو باطل کہنا ان اصولوں کی بنیاد پر جن کا تعین اسلام نے کیا ہے۔
  - تمہارا دشمن کافر یا بدعتی ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے بارے میں عدل کرنا اور اگر وہ حق بات کہتا ہے تو اسے قبول کرنا فرض ہے اور محض اس وجہ سے اس کا قول قبول نہ کیا جائے کہ وہ دوست کا قول ہے اور نہ دشمن کے قول کو محض اس وجہ سے رد کیا جائے کہ وہ دشمن کا قول ہے کیونکہ یہ حق پر ظلم ہے۔ (تفسیر سعدی)
- ناانصافی یا بے انصافی کی دو وجوہات:
  - ایسی آیت ختم پارہ والمحصنت کے قریب بھی آچکی ہے اور دونوں میں فرق یہ ہے کہ بے انصافی کی وجہ سے دو چیزیں ہوتی ہیں یا تو ایک فریق کی رعایت اور یا کسی فریق کی عداوت۔ وہاں اول سبب مذکور ہے یہاں دوسرا سبب مذکور ہے چنانچہ وہاں یہ الفاظ ولو علی انفسکم اوالوالدین الخ۔ اور یہاں لفظ شنان اس کی صاف دلیل ہے پس اس فرق کے بعد تکرار نہ رہا۔ (تفسیر اشرف علی تھانوی)

اس موضوع پر اسٹڈی سرکل کرتے ہوئے رہنما نکات اور کچھ مواد۔ ۲

❑ یہ سورۃ کس زمانے میں نازل ہوئی؟ اس آیت کے پس منظر میں کیا حالات کام کر رہے تھے؟

- نزول کی وجہ یہ ہے کہ مکہ فتح ہونے والا ہے مسلمانوں کے جان و ایمان کے نہایت ظالم اور بے رحم دشمن ان کے سامنے پیش ہونے والے ہیں۔ ایسا نہ کہ اسلام کے علم بردار جوش غضب میں ان پر زیادتی کرنے لگیں۔ اس لیے انہیں وقت سے پہلے ہی تنبیہ فرمادی کہ احکام الٰہی کی اطاعت میں تساہل نہ برتیں۔ بلکہ قوامن للہ یعنی اللہ کے ہر حکم کی اطاعت کے لیے مضبوطی سے کھڑے رہنے والے بن جائیں۔ کفار مسلمانوں کے شہیدوں کے ناک کان کاٹ کر مثلہ کردیا کرتے تھے۔ مسلمان عورتوں اور بچوں کے قتل سے بھی نہیں شرماتے تھے۔ مسلمانوں کو ایسی تمام باتو سے روک دیا گیا۔
- 34ف اب کیونکہ **قوت واقتدار** مسلمانوں کے پاس آرہا تھا اس لیے انہیں نہایت واضح طور پر حکم دیا کہ خبردار! کسی قیمت پر انصاف کا دامن تمہاری ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے۔ اور حق یہ ہے کہ کوئی قوم حکومت و سلطنت کے تخت کی مستحق اس وقت تک ہی رہتی ہے جب تک وہ صفت عدل سے محروم کردی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اسلامی مملکت کے بانیوں کو بھلا کیوں نہ واضح طور پر اور پرزور طریقہ سے عدل کرنے کی ہدایت فرماتا۔ 35ف یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کے عذاب سے بچنے کا قریبی راستہ یہ ہے کہ انسان عدل وانصاف کو اپنا شعار بنائے رکھے۔ امام رازی (رح) فرماتے ہیں کہ **جب کفار کے ساتھ عدل کرنے کا یہ تاکیدی حکم ہے تو مسلمانوں کے ساتھ عدل کرنے کی اہمیت محتاج بیان نہیں۔** (تفسیر ضیاء القرآن)

اس موضوع پر اسٹڈی سر کل کرتے ہوئے رہنما نکات اور کچھ مواد۔ ۳

	نکات	اشارے
۱	آیت میں آنے والی مختلف اصطلاحیں (قوامین، شھداء، القسط)	قوام کے دو معنی کئے جاتے ہیں۔ نگرانی کرنے والا اور قائم رہنے والا۔ نگرانی بھی سمجھیں ایک دوام ہے اس کے اندر۔ مسلسل نگرانی۔ قائم رہنے میں بھی مسلسل کا اور دوام کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ continuity کام کرو۔ مسلسل یہ کام کرو۔ ہمیشہ قائم رہو۔ ہمیشہ نگرانی کرو کس کے لیے کرو۔ اللہ کے لیے۔ اور کرنا کیا ہے۔ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ: اللہ کے دین کو قائم کرنے والے بن جاؤ۔ یعنی تم پر یہ فریضہ عائد کیا گیا ہے کہ تم تمام اقوام عالم کو اپنے قول سے بھی اور فعل سے توحید اور احکام اخلاق کی تعلیم دینے کے ذمہ دار بن جاؤ۔
۲	قرآنی آیت کی تشریح	مولانا اسلم صدیقی صاحب کی تفسیر میں تفہیم القرآن کے مضامین کو بہترین انداز میں سمو لیا گیا ہے۔ تفسیر تنویر القرآن میں گھریلو تناظر میں ایک خاتون نے بہترین تشریح کی ہے۔
۳	اللہ تعالیٰ کی خاطر راستی پر قائم رہنے سے کیا مراد ہے؟	صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر۔ Honesty is the best policy نہیں۔ راستی پر کھڑے رہنا آسان کام نہیں۔
۴	انصاف کی اہمیت	انصاف نہ ہو تو کیا ہو گا؟ ظلم۔ ظلم کے ساتھ کیا معاشرہ جی سکتا ہے؟ عدل اور تقویٰ کا تعلق
۵	انصاف اور انسانی کمزوریاں (ذاتی مفادات، قومی تعصب، دشمنی میں اندھا پن، دیگر)	ذاتی مفادات: دوسروں سے قربانی کا مطالبہ اور خود قربانی سے پہلو تہی، اقرباپروری،۔۔ شرکاء سے مثالیں کہلوائیں۔ قومی تعصب: حضرت مصعب بن عمیر والی مثال کہ اپنے گرفتار بھائی کے متعلق کیا کہا۔ قومی تعصب کے نتیجے میں زیادتی والی مثالیں۔ یہود کی مثال دشمنی میں اندھا پن: جہاد جہاد نہیں انتقام۔ عدل سے بڑھ کر احسان: حضرت علی رض کا اپنے اوپر تھوکنے والے کے ساتھ سلوک
۶	انصاف کی شہادت اور حق کی شہادت میں تعلق	شہادت حق کا دعویٰ کرنے والے خود بے انصاف ہوں تو کیا ہو گا؟
۷	سیرت، اسلامی تاریخ سے واقعات	فاطمہ بنت قیس کی ہاتھ کاٹنے والی مثال، حضرت عمر بن عبدالعزیز سے مذہبی رہنماوں کی شکایت بحوالہ تفسیر اسلم صدیقی مرحوم، انصاری کا واقعہ ہے جس نے کسی مسلمان کی ایک زرہ چرالی۔ حضرت نعمان بن بشیر کے والد کی عطیہ کرنے والی روایت